23 جنواری 1963

ازعدالت عظمیٰ

# موٹی سنگھ اور دیگر

# بنام

# اسٹیٹ آف اتر پردیش

(ایس۔ جے امام، کے سبّا راؤ، راگھوبر دیال، اور جے۔آر مدھولکر، جسٹسز۔)

فوجداری مقدمہ—بیان نزاعی—کی قبولیت—موت کی وجہ قائم نہیں—انڈین ایویڈنس ایکٹ، 1872 (1872 کا 1)، دفعہ 32(1)۔

اپیل گزاروں سمیت سات افراد کو قتل کا مجرم قرار دیا گیا۔ ایک جی کے بیان نزاعی پر انحصار کرتے ہوئے، ہائی کورٹ نے پانچ ملزموں کو بری کر دیا لیکن اپیل گزاروں کو مجرم قرار دیا۔ اس واقعے کے دوران جی زخمی ہو گیا تھا اور اسے ہسپتال لے جایا گیا تھا جہاں اس کی موت کا بیان ریکارڈ کیا گیا تھا۔ انہوں نے ہسپتال چھوڑ دیا اور 20 دن بعد ان کا انتقال ہو گیا۔ اس سے پہلے کہ کوئی پوسٹ مارٹم ہو سکے، اس کی لاش کو جلا دیا گیا۔ اپیل گزاروں نے دعوی کیا کہ بیان نزاعی نا قابل قبول ہے اور وہ بری ہونے کے حقدار ہیں۔

مانا گیا کہ بیان نزاعی ثبوت میں نا قابل قبول تھا۔ ریکارڈ پر اس بات کا کوئی ثبوت نہیں تھا کہ جی کی موت کی وجہ کیا تھی۔ محض یہ حقیقت کہ اس واقعے کے دوران جی کو دو گولیوں سے زخمی کیا گیا تھا جو ڈاکٹر کی رائے میں زندگی کے لیے خطرناک تھا، یہ فرض کرنے کے لیے کافی نہیں تھا کہ جی کی موت ان چوٹوں کی وجہ سے ہوئی ہوگی۔ ایویڈنس ایکٹ کی دفعہ 32(1) کے تحت مرنے والے شخص کا بیان صرف اس صورت میں متعلقہ ہوتا ہے جب اس کا تعلق اس کی موت کی وجہ یا لین دین کے کسی ایسے حالات سے ہو جس کے نتیجے میں اس کی موت ہوئی ہو۔ جب یہ ثابت نہیں ہوا کہ جی کی موت واقعے میں لگنے والی چوٹوں کے نتیجے میں ہوئی تھی، تو اس کے بیان کا تعلق اس کی موت کی وجہ یا لین دین کے حالات سے نہیں تھا جس کے نتیجے میں اس کی موت ہوئی اور یہ دفعہ 32(1) کے تحت نہیں آتا تھا۔

مجرمانہ اپیل کا عدالتی حد اختیار: 1962 کی مجرمانہ اپیلیں نمبر 145 اور 147

مجرمانہ اپیل نمبر 157 اور 158 آف 1961 اور مجرمانہ نظر ثانی نمبر 384 آف 1961 میں الہ آباد ہائی کورٹ کے 2 فروری 1962 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل گزاروں کے لیے اے ایس آر چڑی، رویندر نارائن، جے بی دادا چنجی اور او سی ماتھر۔

مدعاعلیہ کی طرف سے جی سی ماتھر اور سی پی لال۔

1963 -23 جنوری۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

راگھوبر دیال، جے—موتی سنگھ اور جگدمبا پرساد، اپیل کنندگان، پانچ دیگر افراد کے ساتھ مل کر، اناؤ کے سیشن جج نے دفعہ 148 کے تحت جرائم کا مجرم قرار دیا، دفعہ 302 کو 149 کے ساتھ پڑھا گیا اور 307 کو 149 آئی پی سی کے ساتھ پڑھا گیا۔ ان میں سے ہر ایک کو دفعہ 149 آئی پی سی کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کے تحت عمر قید کی سزا سنائی گئی۔

اپیل پر ہائی کورٹ نے دیگر پانچ افراد کو مختلف جرائم سے بری کر دیا۔ دفعہ 148 آئی پی سی کے تحت اپیل گزاروں کی سزا کو بھی کالعدم قرار دے دیا گیا تھا لیکن دفعہ 149 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 اور 307 کے تحت جرائم کے لیے ان کی سزا کو دفعہ 34 آئی پی سی کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 اور 307 کے تحت جرائم کے لیے سزا میں تبدیل کر دیا گیا۔ قتل ہونے والے افراد میں سے ایک کے بھائی کرشنا کمار کی درخواست پر، ہائی کورٹ نے اپیل گزاروں کی سزا کو قتل کے جرم میں بڑھا کر موت کر دیا۔ موتی سنگھ اور جگدمبا پرساد نے اس عدالت سے خصوصی اجازت حاصل کرنے کے بعد بالترتیب ان اپیلوں کو ترجیح دی ہے۔

اس واقعے کے حقائق کی تفصیل دینا ضروری نہیں ہے جس میں کئی افراد نے اپنی جانیں گنوائیں اور جس واقعے میں حصہ لینے کے لیے اپیل گزاروں کو مجرم قرار دیا گیا تھا، کیونکہ ہماری رائے ہے کہ سزا کو ریکارڈ پر موجود شواہد کی بنیاد پر برقرار نہیں رکھا جاسکتا جیسا کہ ہائی کورٹ نے سراہا ہے۔

واقعے کے تمام چشم دید گواہوں نے واقعے کی پیشرفت کے بارے میں عملی طور پر ایک جیسے الفاظ میں گواہی دی جس میں یہ الزام لگایا گیا تھا کہ ملزم فریق کے ارکان نے کمرے کے اندر اور باہر دونوں طرف سے گزرگاہ کے ایک طرف اور گزرگاہ کے دوسری طرف سیوری (مویشیوں کے شیڈ) سے بھی بندوقوں اور پستولوں سے فائرنگ کی جب متاثرہ فریق گزرگاہ سے گزرا۔ ہائی کورٹ نے مویشیوں کے شیڈ سے گولیاں چلانے کے بارے میں شک محسوس کیا، اور اس کے نتیجے میں شیوشنکر، جگ جیون اور شنکر دیال کو بری کر دیا، جن کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ وہ بنیادی طور پر وہ افراد تھے جنہوں نے اس جگہ سے گولی چلائی تھی۔

تاہم، ہائی کورٹ نے کمرے سے اور بعد میں پلیٹ فارم سے فائرنگ کے استغاثہ کے بیان پر یقین کیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہائی کورٹ نے اس بیان پر یقین کیا کیونکہ استغاثہ کے گواہوں نے ایسا بیان کیا تھا اور چونکہ بیانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ کھا5، کھا 8 اور کھا 75 میں ان جگہوں سے گولی چلانے کے بارے میں ذکر کیا گیا ہے۔ بیان سابقہ۔ کھا 75 ایسا نہیں کہتا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ فائرنگ سامنے سے ہوئی اور ان لوگوں نے بندوقوں سے گولیاں چلائیں۔ بیانات سے پتہ چلتا ہے کہ کھا 5 اور کھا 8 رام شنکر اور جاگیشور نے بنائے تھے، جن سے بالترتیب عدالت کے گواہ 1 اور 2 کے طور پر پوچھ گچھ کی گئی تھی۔ رام شنکر اور جاگیشور کو سیشن جج نے بے اعتبار کیا ہے اور ایسا لگتا ہے کہ ہائی کورٹ نے عدالت میں ان کے بیان کے بارے میں مزید سازگار نظریہ نہیں لیا۔ تاہم ایسا لگتا ہے کہ اس نے ان کے بیانات پر انحصار کیا ہے جو بالترتیب کھا 5 اور کھا 8 کو ظاہر کرتے ہیں، جو ہسپتال کے مجسٹریٹ کے ذریعے ریکارڈ کیے گئے ہیں۔ اس میں غلطی تھی۔ ان بیانات کو صرف عدالت میں ان گواہوں کے بیانات کی تصدیق یا تضاد میں استعمال کیا جاسکتا تھا۔ اگر ان گواہوں پر یقین نہیں کیا جائے تو ان کے پچھلے بیانات کو استغاثہ کے دیگر شواہد کی حمایت میں آزاد ثبوت کے طور پر استعمال نہیں کیا جاسکتا تھا۔

کمرے سے اور بعد میں چبوترا سے فائرنگ میں انفرادی ملزم کی پیچیدگی پر غور کرتے ہوئے، ہائی کورٹ نے کہا کہ راج کمار، پی ڈبلیو 11 اور چندر کمار، پی ڈبلیو15، متعصّبانہ گواہ تھے جن کے شواہد کا احتیاط سے جائزہ لینا تھا، کہ شیام لال، پی ڈبلیو 12 اور گوپی سنگھ، پی ڈبلیو14، بالکل آزاد گواہ نہیں تھے، اور یہ کہ لال سنگھ، پی ڈبلیو17، اور سردار (پی ڈبلیو16) کے خلاف کچھ خاص نہیں تھا جنہیں گولیوں سے چوٹیں آئی تھیں۔ اس نے مزید کہا :

"استغاثہ کے گواہوں کے شواہد پر غور کرتے وقت ہمیں اس اصول کو ذہن میں رکھنا ہوگا کہ شواہد کی جانچ احتیاط کے ساتھ کی جانی چاہیے۔"

اس نے خ 5 اور کھا 8 کو ظاہر کرنے والے بیانات کا حوالہ دینا بھی ضروری سمجھا جسے، جیسا کہ پہلے ہی بیان کیا گیا ہے، ٹھوس ثبوت کے طور پر استعمال نہیں کیا جاسکا، اور بیان میں گیا چرن، متوفی کے خ 75 کو ظاہر کیا گیا ہے۔

ہائی کورٹ نے گیا چرن کے مبینہ موت کے اعلامیے کی نمائش کھ 75 پر مکمل طور پر انحصار کیا اور اسے اس واقعے اور حملہ آوروں کا مکمل بیان سمجھا جیسا کہ اس نے دیکھا تھا۔ گیا چرن کے اس بیان کے بارے میں ہائی کورٹ کے نقطہ نظر کا حوالہ دیا جاسکتا ہے :

"مرنے والے اعلامیے میں گیا چرن کے کھا 75 (کھا75) کو اس واقعے اور حملہ آوروں کا مکمل بیان ظاہر کیا گیا ہے جیسا کہ اس نے دیکھا ہے، کیونکہ اس نے کہا: للن، چندو، راج نارائن، سردار، سری پرکاش بازار جا رہے تھے۔ سامنے سے گولیاں چلائی گئیں، جگدمبا، فنار، موتی اور ایک شخص جسے میں چہرے سے جانتا ہوں، نے ہم پر گولیاں چلائیں۔ بیان سے یہ ظاہر

نہیں ہوتا کہ گیا چرن نے گولیاں چلانے والے تمام حملہ آوروں کو نہیں دیکھا۔ اس لیے یہ ماننا ممکن نہیں ہے کہ گیا چرن کے موت کے اعلامیے میں جس ملزم کا ذکر نہیں ہے اس نے بھی گولیاں چلائیں۔ اس کے ساتھ ہی ہمیں یہ ماننے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ گیا چرن کا مرنے والا بیان درست نہیں ہے۔ جا گیشور نے حملہ آوروں میں ملزم جگد مبا کی شناخت کی۔ لہذا چشم دید گواہوں کے شواہد کا فیصلہ رام شنکر اور جا گیشور کے کھا 5 اور کھا 8 کے بیانات کی روشنی میں کیا جانا چاہیے اور مرنے والے اعلامیے میں گیا چرن کے کھا 75 کو دکھایا گیا ہے۔"

اب، جگد مبا پرساد کی سزا کے لیے ہائی کورٹ کی طرف سے جس ثبوت پر بھروسہ کیا گیا ہے وہ استغاثہ کے گواہوں کے بیانات پر مشتمل ہے، جا گیشور کے بیان میں کھا 8 کی نمائش کی گئی ہے اور گیا چرن کے مبینہ طور پر مرنے والے بیان میں کھ 75 اکی نمائش کی گئی ہے۔ اس نے اس حقیقت کو بھی مدنظر رکھا کہ وہ 30 ستمبر 1960 کو اپنی گرفتاری تک مفرور رہا، یہ واقعہ 9 فروری 1960 کو پیش آیا تھا۔

موتی سنگھ کی سزا کے لیے جس ثبوت پر انحصار کیا گیا ہے اس میں گیا چرن کے کھا 75 اور ممکنہ طور پر استغاثہ کے گواہوں کے بیانات بھی شامل ہیں، جیسا کہ ہائی کورٹ نے خاص طور پر ایسا نہیں کہا ہے۔ اس نے کہا ہے :

" ہمیں گلیا را کے مشرق سے گولیاں چلانے میں ملزم موتی کے ملوث ہونے کے بارے میں بھی کوئی شک نہیں ہے۔ گیا چرن کے آخری اعلامیے کی نمائش کھ 75 میں ان کا نام رکھا گیا ہے۔

جب گاؤں میں موتی کے نام سے تین افراد موجود تھے تو گیا چرن کے موت کے اعلامیے میں موتی کی وضاحت کی غیر معینہ مدت کے بارے میں ملزم پر تنقید کے حوالے سے ہائی کورٹ نے کہا:

" ہمیں اس میں کوئی شک نہیں کہ موت کے اعلامیے میں اس کا ذکر ہے۔"

فیصلے سے یہ واضح نہیں ہے کہ وہ اس نتیجے پر کیسے پہنچے۔ موتی کے نام سے تین افراد کا تعلق مختلف ذاتوں سے تھا۔ گیا چرن کے آخری اعلامیے میں موتی کی ذات کا ذکر نہیں ہے۔ اس لیے کسی بھی اعتماد کے ساتھ یہ کہنا ممکن نہیں ہے کہ گیا چرن نے اپیل کنندہ موتی سنگھ کا موٹی کے نام سے حوالہ دیا ہوگا۔

شیو درشن سنگھ کو بری کرتے ہوئے، ہائی کورٹ نے کہا کہ اگرچہ اس کے خلاف سخت حالات تھے، لیکن گیا چرن کے موت کے اعلامیے میں اس کا ذکر نہیں کیا گیا تھا اور اس وجہ سے حملہ آوروں میں اس کی موجودگی مشکوک ہو گئی تھی۔ اودھ بہاری کو بری کرتے ہوئے اس نے دوبارہ کہا کہ گیا چرن کے آخری اعلامیے میں اس کا نام نہیں تھا۔

ایک بار پھر، کمرے اور پلیٹ فارم سے فائرنگ میں حصہ لینے والے افراد کی تعداد طے کرنے میں، ہائی کورٹ نے فیصلہ کن عنصر کے طور پر گیا چرن کے مبینہ موت کے اعلان، نمائش کھا 75 پر انحصار کیا۔اس نے کہا۔

" مرنے والے اعلامیے میں مذکور حملہ آوروں کی تعداد کھ 75 صرف چار ہے۔ یہ شک ہے کہ حملہ آوروں کی تعداد چار سے زیادہ تھی یا نہیں۔اس لیے دفعہ 148 کے تحت کوئی جرم نہیں کیا گیا اور دفعہ 149 آئی پی سی لاگو نہیں ہے۔"

مذکورہ بالا سے یہ واضح ہے کہ ہائی کورٹ نے بنیادی طور پر گیا چرن کے مبینہ موت کے اعلامیے پر انحصار کیا تا کہ یہ طے کیا جا سکے کہ موتی سنگھ اور جگدمبا پرساد، اپیل گزاروں نے کمرے اور پلیٹ فارم سے گولی چلائی تھی اور یہ کہ اگر گیا چرن کے اس بیان میں ان کے ناموں کا ذکر نہ کیا جاتا تو انہیں بھی شک کا فائدہ ملتا جیسا کہ شیو درشن سنگھ اور اودھ بہاری کو ملا ہے۔ان دونوں اپیل گزاروں اور ان دونوں ملزموں کے مقدمات میں فرق کرنے کے لیے کوئی اور عنصر نہیں ہے کیونکہ استغاثہ کے تمام گواہوں نے تمام ملزموں کو متاثرہ فریق کے حملہ آوروں کے طور پر نامزد کیا تھا۔اس کے بعد اگر گیا چرن کا یہ مبینہ موت کا اعلان ثبوت میں ناقابل قبول ہے جیسا کہ اپیل کنندگان کے لیے زور دیا گیا ہے، تو اپیلوں کی اجازت دینی ہوگی اور اپیل کنندگان کی سزا کو کالعدم قرار دینا ہوگا۔

یہ واقعہ 9 فروری 1960 کو پیش آیا۔ گیا چرن کے زخموں کا معائنہ اسی دن ڈاکٹر بھٹنا گرنے کیا۔اسے پیٹ کی گہرائی تک داخل ہونے والے"x" کے دو گولیوں کے زخم ملے اور اس نے ان زخموں کو بندوق کی گولی کی وجہ سے اور زندگی کے لیے خطرناک سمجھا۔ گیا چرن ہسپتال سے نکل گیا۔انہیں یا تو چوٹوں کے بڑھنے پر اجازت دے دی گئی یا وہ ٹھیک ہونے سے پہلے ہی ہسپتال سے نکل گئے۔ یہ ظاہر کرنے کے لیے ریکارڈ پر کچھ بھی نہیں ہے کہ وہ کس حالت میں ہسپتال سے نکلا تھا۔ 1 مارچ 1960 کو ان کا انتقال ہوا۔

سب انسپکٹر پٹولال، پی ڈبلیو 24 نے بیان دیا ہے کہ 1 مارچ 1960 کو معلوم ہوا کہ گیا چرن کا کانپور میں انتقال ہوا تھا اور جب وہ بھیروں گھاٹ پہنچے تو انہیں معلوم ہوا کہ گیا چرن کی لاش کو چند گھنٹے پہلے جلا دیا گیا تھا۔ گیا چرن کی موت کی وجہ کے بارے میں ریکارڈ پر کوئی ثبوت نہیں ہے۔شواہد کی اس حالت میں سیشن جج کا یہ نتیجہ کہ گیا چرن کی موت واقعے میں لگنے والی چوٹوں کی وجہ سے ہوئی ہوگی، ایک اچھا نتیجہ نہیں مانا جا سکتا۔اس سلسلے میں ان کا کہنا ہے کہ :

" گیا چرن کو بائیں ہائپوکونڈریم کے علاقے میں داخل ہونے پر گولی لگی تھی اور دائیں کمر کے علاقے میں داخل ہونے پر گولی لگی تھی۔ ڈاکٹر کے مطابق دونوں زخم زندگی کے لیے خطرناک تھے۔ گیا چرن کی موت ان زخموں کی وجہ سے ہوئی ہوگی اور محض یہ حقیقت کہ اس کی آخری رسومات سے پہلے اس کی لاش کا پوسٹ مارٹم نہیں کیا جا سکا، یہ ظاہر نہیں کرتی کہ ہم اس کے مرنے کے

بیان پر بھروسہ نہیں کر سکتے۔"

محض یہ حقیقت کہ دو گولیوں کے زخم زندگی کے لیے خطرناک تھے، اس بات کے لیے کافی نہیں ہے کہ گیا چرن کی موت جو واقعے کے تقریباً تین ہفتے بعد ہوئی تھی، ان زخموں کی وجہ سے ہوئی ہوگی۔

اس سلسلے میں ہماری توجہ اس حقیقت کی طرف مبذول کرائی گئی کہ رام شنکر جو اس واقعے میں زخمی بھی ہوا تھا، اس کے پیٹ کی گہرائی تک ایک گولی کا زخم "x" لگا تھا جو سائنفاسس پبس کی اوپری سرحد کے دائیں سرے سے ½1 اوپر تھا، اور اس چوٹ کو بھی ڈاکٹر نے زندگی کے لیے خطرناک سمجھا تھا، لیکن خوش قسمتی سے رام شنکر چوٹ کی وجہ سے دم نہیں کھا سکے۔ ہائی کورٹ نے اس سوال کا حوالہ نہیں دیا کیونکہ ایسا لگتا ہے کہ گیا چرن کے مبینہ موت کے اعلان کی قبولیت اس کے سامنے نہیں اٹھائی گئی تھی۔ تاہم اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم اس واقعے میں لگنے والے زخموں کی وجہ سے گیا چرن کی موت کے بارے میں حقیقت کے نتائج پر غور نہیں کر سکتے۔ گیا چرن کے قتل کے الزام کو ثابت کرنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ اس کی موت موصولہ چوٹوں کی وجہ سے ہوئی تھی اور اس سلسلے میں کسی بھی نتیجے پر، شواہد کی عدم موجودگی میں، اس عدالت کے ذریعے غور کیا جا سکتا ہے حالانکہ نیچے کی عدالتوں نے اس نتیجے کی تصدیق کی ہے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ اس بات کی تائید کرنے کے لیے کوئی ثبوت نہیں ہے کہ گیا چرن کی موت واقعے میں لگنے والی چوٹوں کی وجہ سے ثابت نہیں ہوئی ہے۔

اس نتیجے کا اثر یہ ہے کہ گیا چرن کا مبینہ طور پر مرنے والا بیان، کھا 75 کو ظاہر کرتا ہے، ثبوت میں قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ شواہد ایکٹ کی دفعہ 32 کی شق (1) کسی ایسے شخص کا بیان دیتی ہے جس کی موت اس وقت ہوئی ہو جب وہ بیان کسی شخص کی طرف سے اس کی موت کی وجہ کے بارے میں واقعہ کے کسی ایسے حالات کے بارے میں دیا جائے جس کے نتیجے میں اس کی موت ہوئی ہو، ایسی صورتوں میں جب اس شخص کی موت کی وجہ پر سوال اٹھے۔ جب گیا چرن کی واقعے میں لگنے والی چوٹوں کے نتیجے میں موت ثابت نہیں ہوتی ہے، تو اس کے بیان کو اس کی موت کی وجہ یا اس لین دین کے کسی بھی حالات کے بارے میں بیان نہیں کہا جا سکتا جس کے نتیجے میں اس کی موت ہوئی۔ یہ واضح ہے اور مدعا علیہ ریاست کے لیے متنازعہ نہیں ہے۔

اس کا نتیجہ یہ ہے کہ گیا چرن کا بیان کھا 75 کی نمائش ثبوت میں ناقابل قبول ہے۔ یہ ہائی کورٹ کے اس فیصلے کی بنیاد تھی جس میں سیشن جج کے اس فیصلے کو برقرار رکھا گیا تھا کہ موتی سنگھ اور جگدمبا پرساد، اپیل کنندگان، ان افراد میں شامل تھے جنہوں نے کمرے اور پلیٹ فارم سے فائرنگ کی تھی۔ جب اس ثبوت کو ناقابل قبول قرار دیتے ہوئے نظرانداز کیا جانا چاہیے تو ہائی کورٹ کے خیال کے مطابق ریکارڈ پر موجود بقیہ ثبوت معقول شک سے بالاتر یہ ثابت کرنے کے لیے ناکافی تھے کہ یہ دونوں افراد حملہ آوروں میں شامل تھے۔ اپیل گزار اس شک کے فائدے کے حقدار ہیں۔ انہیں یہ مل جاتا اگر ہائی کورٹ نے کھا 75 کے بیان پر غلطی سے بھروسہ نہ کیا ہوتا۔

اس لیے ہمارا ماننا ہے کہ موتی سنگھ اور جگدمبا پرساد نے 9 فروری 1960 کے اس واقعے میں حصہ نہیں لیا تھا، جس کی وجہ سے للن اور ماترول کی موت ہوئی اور کئی دیگر افراد زخمی ہوئے۔ ہم اسی کے مطابق اپیلوں کی اجازت دیتے ہیں، ہائی کورٹ کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور موتی سنگھ اور جگدمبا پرساد کو ان جرائم سے بری کرتے ہیں جن کے لیے انہیں سزا سنائی گئی تھی۔ ہم ہدایت دیتے ہیں کہ اگر انہیں کسی دوسرے قانونی عمل کے تحت حراست میں رکھنے کی ضرورت نہ ہو تو انہیں فوری طور پر رہا کر دیا جائے۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.05.09 16:23
I am the author of this document